99469 ـ گمراہ قسم کے داعی حضرات کی تقاریر سننے سے بیوی کو روکنا

سوال

میں نے ایك دینی التزام کرنے والی لڑکی سے رشتہ طے کیا، جن دینی امور کا وہ علم رکھتی ہے وہ اس پر عمل کرتی ہے، لیکن مشکل یہ ہے کہ کئی امور سے جاہل ہے، اور جن علماء کرام یا داعی حضرات کی تقاریر سننا چاہتی ہے وہ گمراہ قسم کے لوگ ہیں، یا پھر فضائی چینل میں آنے والے ہیں، ان کے بارہ میں اکثر علماء کرام نے کلام کرتے ہوئے ان کو نہ سننے کا کہا ہے.
اور ان میں کچھ علماء بھی ہیں، لیکن وہ گورنمنٹ کی پسند کے فتوی جاری کرتے ہیں، بعض اوقات وہ کہتے ہیں: عورت قاضی اور امیر بن سکتی ہے، اور بعض اوقات اہل سنت پر حملہ آور ہوتے ہیں، تو میں بیوی سے کہتا ہوں میں اسے اس بدعتی شخص یا غیر عالم دین کی تقاریر سننے کی اجازت نہیں دے سکتا، کیونکہ اللہ کے سامنے جوابدہ ہوں.
لیکن وہ اسے میری جانب سے ایك قسم کا حکم خیال کرتی ہے کہ میں اس پر اعتماد نہیں کرتا، حالانکہ اس کے خیال کے مطابق وہ صحیح اور غلط میں تمیز کر سکتی ہے، اور جنہیں وہ سننا چاہتی ہے وہ اچھی باتیں بھی کرتے ہیں، مجھے یہ بتائیں کہ آیا میں غلطی پر ہوں ؟
یا کہ میں جو نگرانی کرنا چاہتا ہوں بالفعل میرا حق اور مجھ پر واجب ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

آدمی کو اپنی بیوی کی اصلاح کرنے کی کوشش کرنی چاہیے، اور وہ اسے حسب استطاعت اللہ تعالی کے فرائض کی ادائیگی کی ترغیب دلائے کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اے ایمان والو اپنے آپ اور اپنے اہل و عیال کو جہنم کی آگ سے بچا لو التحریم (6).

علامہ ابو بکر الجصاص رحمہ اللہ اس کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

" یہ اس کی دلیل ہے کہ ہم پر اپنی اولاد اور اہل و عیال کی تعلیم دینا فرض ہے کہ انہیں خیر و بھلائی اور دین کے ساتھ ساتھ ان آداب کی تعلیم دی جائے جس کے بغیر کوئی چارہ نہیں ہے "

اور اس کی شاہد یہ حدیث بھی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تم سب نگران اور ذمہ دار ہو، اور ہر کوئی اپنی رعایا کا جواب دہ ہوگا "

یہ معلوم ہے کہ جس طرح حاکم اور نگران و راعی پر ضروری ہے کہ وہ اپنی رعایا کی حفاظت کرے، اور ان کی مصلحت تلاش کرے اسی طرح ان کی تعلیم و تربیت بھی کرنا ضروری ہے " انتہی مختصرا

دیکھیں: احکام القرآن (3 / 697).

اور علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

" قتادہ رحمہ اللہ کا قول ہے: انہیں وہ اللہ کی اطاعت و فرمانبرداری کا حکم دے، اور انہیں اللہ سبحانہ و تعالی کی معصیت و نافرمانی سے روک کر رکھے، اور ان پر اللہ سبحانہ و تعالی کے اوامر نافذ کرے، اور انہیں اللہ کے احکام ماننے کا کہے، اور اس سلسلہ میں ان کا تعاون کرے.

لہذا جب دیکھے کہ اللہ کی معصت و نافرمان کر رہے ہیں تو انہیں ایسا کرنے سے روکے اور ڈانٹے " انتہی

اس لیے اگر اس سائل نے اس عورت سے نکاح کر لیا ہے تو وہ اس کی بیوی بن چکی ہے، اس لیے اسے اس کی تعلیم و تربیت کی کوشش کرنا ہوگی، اور اسے اس کے دینی معاملات سکھانا ہونگے، اس میں وہ اس کا ممد و معاون ثابت ہو، لیکن نرمی و پیار کے طریقہ سے، کیونکہ نرمی کے ساتھ ہی اس طرح کا مقصد پورا ہو سکتا ہے.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جب اللہ تعالی کسی گھر والوں کے لیے خیر و بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو ان میں نرمی داخل کر دیتا ہے "

اسے امام احمد رحمہ اللہ نے مسند احمد میں روایت کیا اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے السلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ حدیث نمبر (3 / 219) میں صحیح قرار دیا ہے.

اس لیے خاوند کو چاہیے کہ وہ اپنی بیوی کو ہر اس کام سے روکے جو اس کے دین و دنیا کے لیے نقصان و ضرر کا باعث ہو اور گمراہ قسم کے افراد گمراہی کی دعوت دیتے ہوں تو ان کے دروس اور تقاریر نہ سننے دے، ثقہ اور قابل اعتماد اہل علم نے ایسے افراد سے بچ کر رہنے کی تلقین کی ہے.

یہ اس صورت میں ہے جب حق و باطل میں وہ تمیز نہ کر سکتی ہو، لیکن اگر وہ حق پہچانتی ہے اور ان گمراہ قسم کے افراد سے متاثر ہونے کا کوئی خدشہ نہیں تو پھر ان کے دروس اور تقاریر سننے میں کوئی حرج نہیں، تاکہ حق لے لیا جائے اور گمراہی اور غلط افکار کو رد کر کے چھوڑ دیا جائے.

یہ سب کچھ اس بدعات میں ہوگا جن کا اہل علم نے انکار کیا ہے، اور جس سے بچنے کا کہا ہے، لیکن ان اختلافی مسائل میں جن میں اجتہاد جائز ہے اور اس میں علماء کرام کے نظریات اور اقوال مختلف ہیں اس میں اگر کوئی عامی شخص کسی ایک عالم دین کی بات دلیل کے ساتھ مان کر عمل کرتا ہے تو اس پر کوئی حرج نہیں ہوگا.

خلاصہ یہ ہوا کہ:

ہمارے سائل بھائی آپ کو ہر قسم کی گمراہی اور خواہشات سے اپنی بیوی کی حفاظت کرنا ہوگی، لیکن اس میں آپ کو نرمی برتنی چاہیے، اور آپ اسے اس پر مطمئن کرنے کی کوشش کرنا ہوگی کہ باطل کو لوگ اس وقت قبول کرتے ہیں جب ان پر حق و باطل مختلط ہو کر معاملہ میں التباس پیدا ہو جائے.

کیونکہ جب آپ کی بیوی کو یہ سمجھ آ جائیگی تو ان شاء اللہ وہ مطئمن بھی ہو جائیگی، پھر آپ ان گمراہ مبلغین کے بدلے میں اسے صحیح اور قابل اعتماد اہل علم کے دروس اور تقاریر لا کر دیں، جو اچھی کلام اور طرز عمل سے لوگوں کے دل موہ لیتے ہیں، اور الحمد للہ اس طرح کے افراد بہت پائے جاتے ہیں.

اللہ تعالی آپ اور ہمیں ایسے اعمال کرنے کی توفیق سے نوازے جنہیں اللہ پسند کرتا اور جن سے راضی ہوتا ہے.

واللہ اعلم .